نصب العین

شورش کاشمیریؒ

خروشِ نعرۂ پیکار لے کے آیا ہوں　　حکایت ِ رسن و دار لے کے آیا ہوں
کھِلا رہا ہوں ، نئے پھول لالہ زاروں میں　　قلم کی شوخی ٔ گفتار لے کے آیا ہوں
تمام عمر کا حاصل ہے ایک آہِ رسا　　تمام عمر کے افکار لے کے آیا ہوں
مرے قلم میں ادیبوں کی آب و تاب کہاں　　متاعِ دیدۂ خونبار لے کے آیا ہوں
نچوڑ لایا ہوں ، رجعت کی شاہ رگ سے لہو　　نئی حیات کی اقدار لے کے آیا ہوں
حیات و موت کی سنگین شاہراہوں میں　　غرورِ جادۂ ایثار لے کے آیا ہوں

چٹان کیا ہے ؟ صداقت کا آبگینہ ہے
علیل وقت کے دھارے پہ اک سفینہ ہے

ہزار بار زمانے کے سرد طاقوں پر　　چراغ خونِ جگر سے جلائے ہیں میں نے
دیا ہے وقت کے چہرے کو اذنِ رعنائی　　سیاسیات کے ایواں سجائے ہیں میں نے
کیا ہے نظم عزیزوں کی سرد مہری کو　　کچھ اَن کہے سے فسانے سنائے ہیں میں نے
بہت قریب سے دیکھا ہے رہنماؤں کو　　بہت قریب سے کچھ ''راز'' پائے ہیں میں نے
کہوں! تو گردشِ لیل و نہار رُک جائے　　وہ ''راز'' جن سے کئی زخم کھائے ہیں میں نے
فقیہہ شہر کی آلودہ دامنی کی قسم　　نقاب خانقہی بھی اٹھائے ہیں میں نے

چٹان ! وقت کی آواز لے کے آیا ہے
نیا افق، نئی پرواز لے کے آیا ہے

(''ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور، یکم جنوری 1949ء، پہلا شمارہ)

بہ شکریہ جناب عبداللطیف الفت (اسلام آباد)